اخبار الجامعہ

محمد اختر

عمید کلیۃ الشریعہ مولانا محمد شفیق مدنی کا اصلاحی خطاب۔

کہا جاتا ہے کہ کسی تحریک، ادارہ یا تنظیم کو اگر مخلص، ایماندار اور محنتی افراد میسر آ جائیں تو وہ ادارہ یا تنظیم وغیرہ بہت جلد ترقی کی منازل طے کرتی ہوئی بام عروج تک پہنچ جاتی ہے۔ ایک مختصر وقت میں ترقی کی بلندیوں کو چھونے لگ جاتی ہے۔ جامعہ لاہور الاسلامیہ اس کی ایک زندہ و تابند مثال ہے۔ اس ادارہ کو اللہ تعالیٰ نے ایسے محنتی، ایماندار، مخلص اور ان تھک محنت کرنے والے اساتذہ اور منتظمین مہیا کیے ہیں کہ جن کی عرق ریز کارشوں کا ہی نتیجہ ہے کہ ادارہ ہذا کا ڈنکا پورے ملک کے طول وعرض میں بج رہا ہے۔

لوگ اس ادارہ کو رشک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ابھی اس کی ترقی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اسی لئے منتظم اعلیٰ حافظ عبد الرحمٰن مدنی نے اپنے ایک خطاب میں فرمایا تھا:

> "یہ کوئی روایتی ادارہ نہیں، ہم یہاں کے طلباء میں زندگی کے ہر شعبہ میں ایڈجسٹ کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے کے خواہش مند ہیں"۔

شاید وہ کہنا چاہتے تھے کہ آئندہ کسی اقبال کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ

قوم کیا ہے اور قوموں کی امامت کیا ہے
اسے کیا جانیں یہ بے چارے دو رکعت کے امام

ان مسلسل کوششوں، کاموں کو مزید ترقی یافتہ بنانے کے لئے منتظمین ادارہ انتھک محنت کرتے رہتے ہیں۔ اسی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے مولانا محمد شفیق مدنی، پرنسپل کلیۃ الشریعہ نے طلباء کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"عزیز طلباء! صفائی نصف ایمان ہے۔ غیر مسلم اقوام نے ہم سے

ہمارے ہی اصولوں کو لیا اور اپنے آپ کو ترقی یافتہ اقوام کی صف میں شامل کر لیا۔ ان اصولوں میں سے ایک صفائی بھی ہے۔ ان لوگوں نے صفائی کا اتنا خیال رکھا کہ ان کے شہر انتہائی صاف ستھرے ہیں۔ بلکہ صفائی کے معاملہ میں منہ بولتی مثال ہیں۔ ایمانداری کو انہوں نے اپنا شعار بنایا شاید اسی لئے پاکستان کا ہر آدمی بیرون ملک بنی ہوئی اشیاء خریدنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ادارہ کو صاف رکھیں، اس کی املاک کا ہر طرح سے خیال رکھیں اور ہر چیز کو اس کے صحیح موقعے اور محل میں استعمال کریں"

کوئز پروگرام:

علمی ذوق وشوق کے لئے ادارہ ہذا کے اساتذہ ہر ممکن کوششیں کرتے ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی یہ بھی ہے کہ ادارہ ہذا ہر بدھ کے روز ایک کوئز پروگرام منعقد کراتا ہے۔ جس میں ایک یا دو ساتھی سوالات کرتے ہیں، بقیہ ساتھی جوابات دیتے ہیں۔ صحیح جواب دینے والے ساتھی کو محترم استاد مولانا شفیق صاحب اپنے دست مبارک سے انعام دیتے ہیں۔ اس مقابلہ میں عموماً سیرۃ، تفسیر، حدیث، معلومات عامہ، مغازی، تاریخ، اور حالات حاضرہ کے عنوانات کے تحت سوال کیے جاتے ہیں۔

تقریری مقابلہ "اسلام اور جمہوریت"

کسی بھی کام کو سیکھنے کے لئے اس کی مشق کی انتہائی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی چیز کا کمال ہے کہ انسان تجربات کی بھٹی سے گزر کر فن میں مہارت حاصل کر لیتا ہے۔ چنانچہ ادارہ طلباء کے تقریری ذوق کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے پروگرامز تشکیل دیتا ہے جن کی بناء پر طلباء کے اندر عوام کے سامنے بولنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ مختلف جامعات میں آٹھ آٹھ سال لگانے کے باوجود طلباء جمعہ کا خطبہ دینے سے ایسے ڈرتے ہیں جیسے بزدل فوجی لڑائی کو دیکھ کر چھپنے کی جگہ تلاش کر رہا ہوتا ہے۔ ان کو

اگر چار و ناچار کسی عام سے مسلہ کا درس وغیرہ دینے کے لئے کھڑا کر دیا جائے تو ان کی ٹانگیں اس طرح کانپ رہی ہوتی ہیں جیسے سامعین میں کوئی ایسا دیو موجود ہے جو انہیں ابھی ہڑپ کرنے والا ہے۔ اس جھجک کو دور کرنے کے لئے ادارہ ہذا میں بدھ کے روز ہفتہ وار بزم ادب کا انعقاد کیا جاتا ہے اور تقریباً ہر ماہ ایک تقریری مقابلہ بھی کرایا جاتا ہے۔ اس ماہ بھی مولانا محمد شفیق پرنسپل کلیہ الشریعہ کی خصوصی کوششوں سے طلباء نے ایک تقریری مقابلہ کا انعقاد کیا۔ جس میں "اسلام اور جمہوریت" کے عنوان سے مقررین نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ میں تقریباً 16 مقررین نے حصہ لیا اور تقریباً ہر مقرر نے سوائے دو کے "جمہوریت" کے خلاف دلائل دیئے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ جمہوریت ایک ایسا دھوکہ ہے جو مسلمانوں کے تحفہ خلافت کے مقابلہ میں لایا گیا۔ جمہوریت نے ہی ہمارے ملک کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے اور دنیا میں مشہور نام نہاد "جمہوریت" کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ ایک میٹھا زہر ہے جس کے ذریعے امت مسلمہ کو تباہ کیا جا رہا ہے۔

اس مقابلہ کے جج حضرات کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں۔

- شیخ محمد رمضان سلفی ـــــ نائب شیخ الحدیث، ادارہ ہذا
- ڈاکٹر فاروق موسیٰ تونسوی ـــــ استاد، ادارہ ہذا
- شیخ عبد القوی لقمان ـــــ سابق استاد

یہ مقابلہ وکیل الجامعہ شیخ عبد السلام صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ اول، دوم اور سوم آنے والے طلباء میں مولانا محمد شفیق مدنی صاحب نے خصوصی اور بقیہ مقررین میں عمومی انعامات تقسیم کئے۔ اس مقابلہ میں پوزیشن لینے والے طلباء کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

- عتیق اللہ عمر، ثانیہ ثانوی ـــــ اول
- نعمان مختار، ثانیہ ثانوی ـــــ دوم

○ عبد الرحمٰن عزیز، ثالثہ کلیہ ـــــ سوم

سعودیہ کی اعلیٰ یونیورسٹیوں میں داخلہ۔

ادارہ ہذا کی یہ خصوصیت ہے کہ عام اداروں کی طرح یہ روایتی ادارہ نہیں ہے۔ یہاں ایسے Departments موجود ہیں جنکی بناء پر یہاں کے فارغ التحصیل طلباء زندگی کے اہم ترین عہدوں پر فائز ہیں۔ سعودیہ کی اعلیٰ ترین یونیورسٹیز میں داخلہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ یہاں سے فارغ ہونے والے طلباء میں ایسے خوش قسمت طلباء بھی موجود ہیں جو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے سعودیہ کی اعلیٰ ترین یونیورسٹیوں میں داخل ہوتے ہیں۔ اس سال بھی ایسے خوش نصیب طلباء ہیں جن کو جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ میں داخلہ کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ خوش نصیب طلباء کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں۔

○ قاری صہیب احمد میر محمدی ـــــ قصور

○ محمد اجمل بھٹی ـــــ لاہور

○ شاہد عزیز ـــــ لاہور

کمپیوٹر پروگرام

ترقی کی دنیا میں کمپیوٹر ایسا آلہ ہے کہ جس نے زندگی کو ایک معاشرہ کی شکل دے دی ہے۔ اس نے زندگی کے ہر شعبہ کو اپنے اندر سمیٹ کر رکھ دیا ہے۔ کوئی ادارہ، شعبہ یا دفتر ایسا نہیں ہے جو کمپیوٹر سے استفادہ نہ کرے۔ یہاں تک کہ کوئی دفتر، ادارہ یا تنظیم اگر کمپیوٹر سے خالی ہے تو اسے ترقی یافتہ نہیں سمجھا جاتا گویا کہ کوئی شعبہ زندگی کمپیوٹر سے خالی نہیں ہے۔ ادارہ ہذا نے بھی اپنے طلباء کو جدید تعلیم سے آشنا کرانے کے لئے کمپیوٹر تعلیم کا بندوبست کیا ہے تاکہ ان لوگوں کو خواہ مخواہ اعتراض کا موقع نہ مل سکے جو اپنی خامیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ چھوڑو! ان مولویوں کو یہ تو جاہل ہیں۔ یہ چھوٹے موٹے مسائل رٹ کر مسجد کی امامت کرا سکتے ہیں اور بس۔

کے ہے۔ نہایۃ ذیل کارکر کمپیو

چنانچہ ادارہ ہذا نے کمپیوٹر کی باقاعدہ کلاسز کا اجراء کیا ہے۔ اس کلاس میں داخلہ کے لئے باقاعدہ طور پر طلباء نے فارمز پر کئے اور یہ کورس 6 ماہ کے دورانیے پر مشتمل ہے۔ اب تک اس کی ایک کلاس فارغ ہو چکی ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ نہایت بھاری اخراجات کے باوجود طلباء سے کسی قسم کی کوئی فیس وصول نہیں کی گئی ہے ـــــ طلباء کو اس دورانئے میں کمپیوٹر کی جن چیزوں کی تعلیم دی گوئی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

- Word
- Dos
- Excel
- Windows
- Foxpro

اس کلاس میں داخلہ میرٹ کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ اور پھر کلاس میں شامل طلباء کی کارکردگی کو جانچنے کے لئے طلباء سے ہر ہفتہ مختلف قسم کے ٹیسٹ لئے جاتے ہیں۔

کمپیوٹر کی پہلی کلاس میں شامل طلباء کے اسماء۔

- محمد اصغر ـــــ رابعہ کلیہ
- عبد الہادی ـــــ رابعہ کلیہ
- سمیع الرحمٰن ـــــ ثالثہ کلیہ
- محمد اسلم صدیق ـــــ ثانیہ کلیہ
- حکیم رمضان ـــــ ثانیہ کلیہ
- امجد مسعود ـــــ ثانیہ کلیہ
- محمد حسین ثاقب ـــــ ثانیہ کلیہ

- محمد اسلم شاہین ــــــ اولیٰ کلیہ
- محمد یعقوب ــــــ اولیٰ کلیہ
- الفت کلیم ــــــ اولیٰ کلیہ
- احسان اللہ قمر ــــــ اولیٰ کلیہ
- عبدالغفار نیر ــــــ اولیٰ کلیہ
- رمضان منظور ــــــ اولیٰ کلیہ

عصری علوم۔

اگرچہ ادارہ میں مروجہ نصاب کافی محنت طلب ہے۔ انتہائی دقیق اور پیچیدہ مسائل کو سمجھنے کے لئے طویل وقت درکار ہے۔ مگر آفرین ہے ان طلباء پر جو ادارہ کے نصاب کو بخوبی کور کرنے کے ساتھ دنیاوی علوم سے بھی بہرہ ور ہوتے ہیں اور وقت سے صحیح استفادہ کرتے ہیں۔ شاید محمد اقبال (مرحوم) انہی کے لئے کہہ رہے ہیں۔

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
جو ستاروں پہ ڈالتے ہیں کمند

ادارہ ہذا کے طلباء مختلف عصری علوم میں اپنی صلاحیتوں کے جوہر منوا رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ایف اے کا رزلٹ ۔

ادارہ کے ہونہار طلباء نے بھرپور محنت اور طویل لگن کا مظاہرہ کرتے ہوئے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں شرکت کی اور نمایاں کامیابی حاصل کی جو طلباء انٹر کے امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں۔

- ثناء اللہ فاروقی ــــــ ثانیہ کلیہ
- احسان اللہ قمر ــــــ اولی کلیہ
- عبدالرزاق ساجد ــــــ رابعہ ثانوی

○ مشتاق نذیر ــــ ثالثہ ثانوی

اس کے علاوہ عتیق اللہ عمر، عبد الغفور عابد، ملک ندیم احمد نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

میٹرک کے امتحان میں کامیابی۔

میٹرک کے امتحان میں شامل ہو کر کامیابی سے ہم کنار ہونے والے طلباء کے اسماء یہ ہیں۔

○ قاری اکرم ــــ رابعہ کلیہ
○ محمد سلیم بشیر ــــ ثالثہ کلیہ
○ کاشف حنیف ــــ اولیٰ کلیہ
○ عبد الستار سلفی ــــ رابعہ ثانوی
○ امین شاکر ــــ رابعہ ثانوی
○ طارق محمود ــــ رابعہ ثانوی
○ عبد الرحمٰن عابد ــــ ثالثہ ثانوی
○ عبد الرشید ــــ ثالثہ ثانوی
○ قاری عتیق الرحمٰن ــــ ثانیہ ثانوی
○ فاروق حسین ــــ ثانیہ ثانوی

کلیہ الشریعہ کی طرف سے مختلف مقامات پر اصلاحی پروگراموں کا انعقاد۔

تربیت، تعلیم کا ایک لازمی جزو ہے۔ تعلیم کا مقصد ہی تب پورا ہوتا ہے جب علماء عمل کے ذریعے لوگوں کی اصلاح کریں۔ مبلغ اعظم ﷺ نے اپنے کردار کے ذریعے ایک وحشی قوم کو دنیا کی مثالی قوم بنادیا۔ آج کل اکثر دینی مدارس اور علماء میں عمل کا فقدان ہے۔ اسی کمی کو محسوس کرتے ہوئے ادارہ ہذا کی کلاس ثالثہ کلیہ کی طرف سے مولانا عبد السلام وکیل الجامعہ کی سربراہی میں ایک اصلاحی پروگرام منعقد کیا گیا۔ جس کے

مقررین میں ادارہ کے نائب شیخ الحدیث مولانا محمد رمضان سلفی، مولانا محمد شفیق مدنی پرنسپل ادارہ ہذا، مولانا طاہر محمود استاذ الجامعہ اور جامعہ کے دیگر اساتذہ وطلباء شامل تھے۔ شیخ سفیان بن محمد العامری سابق استاذ الجامعہ مہمان خصوصی تھے۔ شیخ سفیان نے اجلاس کی اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "ہمارا مقصد طلباء، اساتذہ، عوام الناس کی اصلاح ہے۔ ہم چاہتے کہ احکامات الہیہ کی روشنی میں ہم اپنی اصلاح بھی کریں اور دوسرے بھائیوں کو بھی راہ راست پر لانے کی ہر ممکن کوشش کریں"۔

حاضرین مجلس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا طاہر محمود صاحب نے فرمایا کہ "ہماری یہ ادنیٰ سی کوشش ہے۔ علماء، طلباء کے اندر موجود بے عملی کو ختم کرنے کی ہر ممکن سعی کریں۔ صرف دوسروں کو لیکچر دینے کی بجائے اپنی اصلاح کریں۔ اپنے اندر موجود خرافات کو ختم کریں"۔

آخر میں یہ پروگرام ایک چھوٹی سی دعوت کے بعد وکیل الجامعہ مولانا عبد السلام صاحب کی دعائے خیر کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا

تبلیغی پروگرام۔

مذکورہ اصلاحی پروگرام کو وسعت دیتے ہوئے انتظامیہ نے مختلف مساجد میں تبلیغی واصلاحی پروگرام منعقد کیے جن کا مقصد صرف اور صرف رضائے الٰہی کے لئے عوام الناس کی اصلاح کرنا تھا۔ چنانچہ اسی افادیت کے پیش نظر محترم استاذ مولانا طاہر محمود صاحب کی خصوصی کوششوں سے جامعہ مسجد قلعہ والی، کوٹ لکھپت میں پہلا تبلیغی پروگرام منعقد کیا گیا۔ جس میں الشیخ سفیان بن محمد العامری، متحدہ عرب امارات مہمان خصوصی تھے۔ استاد محترم الشیخ طاہر محمود صاحب نے ان کی گفتگو کا اردو ترجمہ سامعین کے سامنے پیش کیا۔

دوسرا پروگرام شیخ الحدیث مولانا محمد رمضان سلفی کی ذاتی کوششوں سے مسجد البدر، پنڈی سٹاپ میں منعقد کیا گیا۔ مختلف طلباء نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ شیخ سفیان

العامری نے بھی خطاب فرمایا جس کا اردو ترجمہ بھی مولانا طاہر محمود نے پیش کیا۔

دورہ تدریبیہ۔

کوئی بھی قوم اپنی ثقافت اور زبان کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ زبان قوم کی سیاسی ، مذہبی اور معاشرتی زندگی کی عکاس ہوتی ہے۔ یہ ثقافت کے فروغ کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اسلام اپنی ایک مخصوص ثقافت رکھتا ہے اور اسلام کی صحیح ترجمان صرف اور صرف عربی زبان ہے۔ عربی زبان قرآن حدیث کی زبان ہے قرآن وحدیث کو سمجھنے کے لئے اس کا مطالعہ انتہائی ضروری ہے۔ ترجمہ میں ایسی تشنگی موجود ہوتی ہے جس کو پورا کرنا ممکن نہیں ہوتا اس لیے عربی زبان اور اسلامی ثقافت کے فروغ کے لئے "جامعہ اسلامیہ" مدینہ منورہ کی طرف سے انتہائی کوششیں جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ "جامعہ اسلامیہ" کے منتظمین کو مزید کار خیر میں بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس سال جامعہ سلفیہ اسلام آباد میں بھی دورہ تدریبیہ ولغہ عربیہ کا انعقاد اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے اس دورہ میں ادارہ ہذا کے چھ ہونہار طلباء نے شرکت کی۔ اور تمام نے انٹرویو میں کامیابی کے بعد باقاعد کلاس اٹینڈ کی اور ان تھک محنت کے ذریعے امتحان میں خاصی کامیابی حاصل کی۔ ادارہ کے ذہین وفطین طالب علم حافظ انس نفر مدنی، 96 فیصد سے زائد نمبر لے کر دورہ میں چھٹے نمبر پر رہے۔ (یاد رہے کہ اس دورہ میں نہ صرف پورے پاکستان، بلکہ دوسرے اسلامی ممالک کے طلباء نے بھی بھرپور شرکت کی تھی) جن طلباء نے اس دورہ میں شرکت کی ان کے اسماء بالترتیب درج ذیل ہیں۔

- حافظ انس نصر مدنی ـــــ ممتاز
- محمد اختر صدیق مدظلہ العالی ـــــ ممتاز
- قاری عبید اللہ غازی ـــــ جید جداً
- محمد سلیم بشیر ـــــ جید جداً
- عبد الغفور عابد ـــــ جید جداً
- مبشر احمد ـــــ جید جداً

بقیہ "درس قرآن"

"امر بالمعروف و نہی عن المنکر" میں صبر بہت بڑی چیز ہے تو آپ نے فرمایا کہ بیٹے! اس مشن میں جو بھی رکاوٹ، مشکل یا تکالیف پیش آئے اس پر صبر کر۔

پانچویں نصیحت ــــــ غرور سے اجتناب۔"

اس میں آپ نے ایک نہایت ہی اہم بات بیان کی ہے۔ بیٹے تکبر سے بچے رہنا۔ کیونکہ حدیث میں آتا ہے "جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوا اللہ اسے جنت میں داخل نہ کرے گا" اور اس تکبر میں ہر وہ چیز آجاتی ہے جس سے قرآن و حدیث نے روکا ہو۔ پھر آپ نے تکبر کی چند عام مثالیں دیں جو یہ ہیں۔

(i) لوگوں سے بات کرتے ہوئے انہیں حقیر جاننا پھر نخوت سے ان سے منہ پھیر لینا انہیں اس قابل بھی نہ سمجھنا کہ ان سے کلام کی جائے۔

(ii) زمین میں اکڑ اکڑ کر فخر و غرور سے چلنا اور یہ سمجھنا کہ ہوں تو میں ہی ہوں، لوگوں کے سامنے سے ایسے گزرنا گویا کہ وہ انسان ہی نہیں۔ پھر آپ نے تکبر کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا! "اللہ تعالیٰ اس تکبر کو بہت ہی ناپسند کرتے ہیں۔ کیونکہ تو نہ تو زمین پھاڑ سکتا ہے اور نہ ہی پہاڑ کی مانند بلند ہو سکتا ہے تو پھر تیری یہ حیثیت ہے"۔

(iii) اونچی آواز سے کلام کرنا بھی تکبر کی ہی ایک قسم ہے پھر اس کی مذمت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اونچی آواز سے بولنے والا گدھے کی مانند ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے ناپسند آواز گدھے کی آواز ہے۔

پھر اس تکبر کے مقابلہ میں آپ نے میانہ روی کو بیان کیا کہ تم چلو تو میانہ رفتار سے چلو۔ بات کرو تو میانہ رفتار سے، اپنے کاموں میں درمیانے رہو۔ ان شاء اللہ تم تکبر سے بچ جاؤ گے۔

قرآن حکیم نے آپ کے قصہ کے مقابلے میں خاص آپ کی نصیحتوں کا ذکر کیا ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین